Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۳ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ، ۱۸ فتح ۱۳۵۳ہش ، ۱۸ دسمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کھانسی کی تکلیف ابھی بہت ہے سینہ پر بلغم کا دباؤ ہے اور ضعف بھی ہے

احباب جماعت موجودہ ایّام میں جبکہ جلسہ سالانہ بالکل قریب آ گیا ہے خاص التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۱۸ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پسلی میں درد کی تکلیف ابھی ہے اور ضعف کی بھی شکایت ہے

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ کئی روز سے جگر میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کچھ دن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج رہے اب کسی قدر افاقہ ہے اور گھر واپس آ گئے ہیں۔ گھر پر ہی گلوکوز لگایا جا رہا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۸۔ فتح۔ مکرم عبدالسلام صاحب اختر نائب ناظر بیت المال (آمد) لائلپور میں زیرِ علاج رہنے کے بعد ربوہ واپس آ گئے ہیں۔ اب آپ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

جو احباب جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لا رہے ہیں ان کی اطلاع کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ سفر کے دوران اور جلسہ کے ایّام میں ہر قسم کے نعروں سے اجتناب کریں۔ امید ہے احباب اِس کی پوری طرح پابندی کریں گے۔ امراء و صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں اس کا اعلان کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

احبابِ جماعت سے گزارش

جلسہ سالانہ قریب آ گیا ہے دوستوں سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

تحریکِ دعاءِ خاص

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۲۶ر نومبر کو انفلوئنزا اور BRONCHO PNEUMONIA کا شدید حملہ ہوا۔ بخار تیز ہو گیا اور کھانسی کی تکلیف شروع ہو گئی۔ خُون کے ٹیسٹ سے اس میں انفیکشن درمیانے درجہ کی نکلی۔ یہ تکلیف ایک ہفتہ بھر رہی مگر بیماری اور انفیکشن کے کنٹرول کی ادویہ سے ضُعف بہت ہو گیا اور کھانسی کی تکلیف بھی جاری رہی۔ یہ حالت ایک ہفتہ رہی اور اس کے بعد پھر ۱۳ر دسمبر کو بیماری شدّت سے عَود کر آئی تیز بخار اور کھانسی شروع ہو گئی خُون کا فوری ٹیسٹ کروایا گیا تو اِس بار اس میں انفیکشن بہت زیادہ نکلی جو قابلِ فکر تھی۔ اِس دفعہ انفیکشن کے کنٹرول کے لئے مجبوراً دو دوائیں شروع کروائی گئیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار دن میں بخار تو کچھ کنٹرول ہو گیا مگر کھانسی اور ضُعف بہت ہے۔ ۱۵ر دسمبر کو خُون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انفیکشن گو کم ہو گئی ہے مگر ابھی تک ہے۔ انفیکشن کا فوکس (مقام) اغلباً ناک اور گلے کے درمیان ہے۔ انفیکشن کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے فکر ہے جلسہ بھی قریب آ رہا ہے جس کی وجہ سے فکر ہے۔ اِن حالات میں خاکسار احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ اُن کو جو تعلق اور محبّت اپنے پیارے امام اور مُشفق آقا سے ہے اس کے مدِّنظر بہت خصوصیّت سے انفرادی اور اجتماعی دعائیں کریں اور التزام سے یہ دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور صحت کامل طور پر بحال فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین۔

خاکسار

ڈاکٹر مرزا منوّر احمد

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مشترک قربانی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے

کہ

اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب بن جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷ر تبلیغ ۱۳۴۸ ہش (۲۷ر فروری ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الانعام: ۱۶۳-۱۶۴)

پھر فرمایا:۔

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دیکر ہم اپنی ذمہ واری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا (الحج: ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اسے کسی چیز کی بھی حاجت نہیں۔ گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ اس کی اُس ابدی، ازلی اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد میں دی جاتی ہیں اور

ایک علامت کے طور پر

رکھی گئی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں۔

پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑوانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ انہوں نے

اپنے فاسدانہ خیالات

میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا۔

حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَکُمْ۔ (الانبیاء: ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے اُمت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے، انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جو ان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اور اس یقین سے برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب و بچا رہا کرتا ہے۔

چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

"بَرْدًا وَّسَلٰمًا" (الانبیاء: ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور

بشاشت کی ٹھنڈک

پیدا کرے۔ تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ اُن سے جا کر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دُکھ اور مصائب اور ایذا سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذا سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال میں یہ بتایا

کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دُکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے۔ ان آگوں کو آگ نہیں سمجھتے۔ یہ آگ اُن کی بلکہ اُن کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ ان دُکھوں کو، اس آگ کو "بَرْدًا" ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دُنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہوا کرتا۔ وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے۔ وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے۔ اس کو ہلاکت کے پنجے اور شیطان کے منصوبے ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں، جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے

ایک دُنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں ایذا کا موجب نہیں بنتے۔ اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دُنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تُلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے۔ پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کیلئے کیا جاتا ہے برباد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ، اُسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ رہی ہے دوسری قربانی جو اُسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پُوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی بہرحال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالیٰ نے کہا میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تُو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں۔ ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے آیا تُو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو اُن کا فوری طور پر بے تکلف جواب یہ تھا:۔

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصّٰفّٰت: ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو۔

سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (الصّٰفّٰت: ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تُو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی۔ ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکہ کے ساتھ تعلق تھا۔ ان کو اُس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا

کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے۔ بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں۔ نہ وہاں پانی تھا، نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا راشن دیا اور اُن کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اُس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دُنیا کی رُوحانی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اس جگہ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنے والی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے۔ تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہونگی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی تم نباہ ہو گے اور اگلی نسل بھی اُسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پُورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دِکھاتے گی۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزّ و جلّ قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں۔ مسلمان بڑے فخر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں۔ لیکن یہ دکھ اور یہ مصائب اسلام اور اُمّتِ مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے۔

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبیٔ اکرم صلیّ اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔

آپؐ کی بعثت کے وقت مکّہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا، وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے، وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت اُن کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا۔ تو اُس جنگل میں (رُوحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دُنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے، جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور وہ ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالےٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ رُوحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔

جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور اُن کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ مَیں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوئے

آپؐ نے مکّہ کے لوگوں کے حالات دیکھے، رُوحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے اُن کی دُوری دیکھی، بُتوں کا اُنہیں غلام پایا، فطرتیں اُن کی مسخ پائیں، تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی، تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے، جن کے ساتھ تعلق تھا اُنہیں سمجھانا شروع کیا کہ بُتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکّی زندگی کا قریباً ۱۸ - ۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہوگئے جو اُنگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ مَیں آپکو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ مَیں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خداداد نُورِ فراست سے اِس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھُل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پُوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دُنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گزر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن مُتکبروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن رُوحانی اثرات اور قوّتِ قُدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ اپنے مامور یا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے، دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھُل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکّی زندگی کا ایک ایسا دَور ہے جس میں کھُلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب

یہ قُربانی کا تیسرا نمونہ ہے

جو کامل اسوۂ حسنہ ہے۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمّتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی۔ چنانچہ یہ تربیت اُن تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپؐ کے صحابہ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے اُن کو گزرنا پڑا۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گزر گئے۔ پھر جب مُشرکینِ مکّہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ نہ ان سے کوئی رشتہ کرے، نہ کلام کرے، نہ کوئی تعلق رکھے۔ نہ ان کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ اُن کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی۔ لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کھُلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا۔ یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے۔ لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور اُن کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپؐ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ بھُوک کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور مَیں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا اندھیرے میں مَیں نے اُسے اُٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز!

ایک اَور بڑے بزرگ صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سُوکھا ہؤا، پُرانا چمڑا مل گیا مَیں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا، دھویا، اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ مَیں اس پر گزارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھُوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گزر رہے تھے۔ اور صرف پانچ یا سات دِن کے لئے نہیں بلکہ قریباً

ڈھائی تین سال

یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

ہمارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب شان ہے

اور آپؐ کی قوت قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر، اپنے دین پر قائم رہے پھر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپ کے صحابہؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ دکھایا۔ اُن کے دل اس معاملہ میں نرم کر دئے اور محاصرہ اُٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغام حق سنایا ہے۔ کچھ نے قبول کیا ہے۔ باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہر حال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی۔ لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے۔ آپؐ واپس ہوتے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے۔ بہر حال چالیس، پچاس۔ ساٹھ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلودہ ہو گیا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبی نے اور اسکے محبوب نے خدا کی راہ میں قربانی کا بے نظیر نمونہ پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہو گا جس میں فساد بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اُس کو آج جا کے آزمالو اور دیکھو کیا وہ فساد پیدا کرنے والا ہے یا خون کرنے والا ہے چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو کہ طائف والوں نے آپ کو بہت دکھ دیا جب آپ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے اس وقت بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں پتھراؤ کیا سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں ان کو اُن کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے تب مقصد حیات (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے۔ اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اُسوۂ نبوی کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے

یہ اُسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے۔ جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ انکی آنکھیں کھولے

اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگیں اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں اور اس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دکھوں کو وہ کوئی دکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو بھی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے۔ آمین

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ کے ضروری مسائل

دارالافتاء ربوہ

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں ایک عیدالفطر ہے جو رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذوالحج کو آتی ہے۔ اس کا نام عیدالاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے۔ جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے۔ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے۔ حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عیدالاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جا سکے تو عیدالاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہونگی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی نماز عید ہو جائے گی۔ امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا اور مقتدی آہستہ آہستہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کرے پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دئے جائیں تب بھی جائز ہے

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا اظہار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے تو دوسرے سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عیدالاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زَیِّنُوْا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

یہی تکبیریں نویں ذوالحجہ کی صبح سے لیکر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں عیدالاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے گی۔ اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی تکبیر تحمید کرتے رہنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں اسی طرح جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو قربانی دے قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں اسی طرح کان کٹا نہ ہو لیکن اگر اوپر سے تھوڑا کٹا ہوا ہو جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے، بچھڑے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دبلے اور لاغر نہ ہوں گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اُسے چاہیئے کہ ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے لیکر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہو جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذی الحجہ کے سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروائے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں۔ اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کریں ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک حصہ رشتہ داروں اور دوسرے دوست احباب کو بھجوائیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی۔ یہ رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیئے۔

راحت جان تبخیر معدہ کی مفید و مجرب دوا قیمت ۵۰/۷ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ ۔ فون ۵۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا مرض اٹھرا کا کامیاب علاج — مکمل کورس ۲۴/- روپے۔ **دوائی فضلِ الٰہی** اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵/- روپے **زدجامِ عشق** طاقت کی جنرل ٹانک — قیمت ۳۵/- روپے **دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**

مٹی کھانے کی عادت

بچوں میں عام پائی جاتی ہے۔ بے بی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے بچے مٹی کھانا بہت جلد چھوڑ دیتے ہیں نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دُور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ فی شیشی ۳/- روپے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خورشید یونانی دواخانہ

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

گولبازار ربوہ

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں

منیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

بواسیر کا خطرناک مرض

پائلز کیور PILES CURE کے صرف چار طاقتور کیپسولز سے ختم۔
مکمل کورس ۱۰/- روپے
نمونہ کی خوراک مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

زمین برائے ٹھیکہ!

زرعی اراضی رقبہ ۱۱۰ ایکڑ سالانہ نہری پانی اچھی حالت میں قصبہ کڈھن تحصیل بدین ضلع حیدر آباد ٹھیکہ پر دینی مطلوب ہے۔

سالانہ ٹھیکہ فی ایکڑ تقریباً ۱۲۰/- روپے ہے۔ یہ زمین فصل خریف کے لئے آزاد ہے۔ گنے کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ مل ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۲۰ ایکڑ رقبہ بعد از لیول قابلِ کاشت ہے۔ خواہشمند احباب مزید تفصیلات کیلئے بالمشافہ گفتگو کریں۔

(۱) محمد سلیمان مربی سلسلہ احمدیہ محلہ دارالبرکات ربوہ
(۲) بشیر احمد و عزیز احمد ولد چوہدری عبدالرحیم صاحب نصرت آباد دیہہ اچھ P.O کڈھن بدین ضلع حیدر آباد۔ (۳) چوہدری عبدالرحیم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر۔

نصرت آرٹ پریس ربوہ

قوم کا اپنا

پریس ہے اور انگریزی، عربی اور فارسی زبانوں میں لٹریچر شائع کرتا ہے۔ علاوہ ازیں روزمرہ کی ضرورت کی پرنٹنگ کے لئے آپ کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔ اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کا خوبصورت بلاک چھاپ کر آپ کے لئے **نصرت رائٹنگ پیڈ** مناسب قیمت میں پیش کرتا ہے۔ احباب پیڈ طلب فرمائیں۔

منیجر نصرت آرٹ پریس
گولبازار ربوہ

کیل پھنسیاں، داغ دھبے دُور کرنے کے لئے ہمیشہ

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم

استعمال کیجئے۔ قیمت -/۴ روپے۔

پم انٹی پمپل ٹیبلٹ

جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ خون صاف کر کے کیل، پھنسیاں، داغ دھبے دُور کر کے رنگت نکھارتی ہیں۔ قیمت -/۴ روپے۔

المنار دواخانہ ربوہ

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کا علاج کرنے والے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ۔ ربوہ ۔ ٹنڈو محمد خان

فون ۴۴۸۴ ، ۶۳۸

تینوں مقامات سے دوا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ اور مستورات کیلئے علیحدہ شعبہ بھی قائم ہے۔

خارش توڑ **مسیحائی مرہم** } خارش، دھدر، چنبل، اگزیما وغیرہ کا کامیاب علاج۔
قیمت:- ۲/۵۰ روپے

تیار کردہ:- **نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ۔ بالمقابل ایوانِ محمود۔ ربوہ**

ادویات

خالص اجزاء سے تیار کردہ آزمودہ }

پیور بے بی ٹانک: کمزور بچوں کو صحت مند بنانے کیلئے -/۳
ورمز کیور: پیٹ کے ہر قسم کے کرموں کا شافی علاج -/۵
لیکوری: لیکوریا کا کامیاب علاج -/۴ روپے۔
فیملی ٹانک: تمام نسوانی امراض کیلئے اکسیر اعظم -/۶ روپے۔ فیسلین: چہرے کی چھائیوں کیلئے -/۵ -/۹
پیور گولڈ ڈراپس: امراض قلب کیلئے آبِ حیات -/۳ سپیشل ڈراپس: مردانہ طاقت کی خاص دوا -/۱۰
ٹوتھلین: دانت درد کا فوری اور مستقل علاج -/۲۔ رسالہ حیرت انگیز ادویات مفت طلب کریں۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال۔ ربوہ

اولاد سے محروم توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ایسے لوگوں کا کامیاب علاج کرنے کا وسیع تجربہ ہے جو اولاد سے محروم ہوں۔ راولپنڈی میں 503/5 کوہاٹی بازار میں میرا مطب ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ضرورتمند حسب ذیل پتہ پر خاکسار کی طبی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ بچوں کے فالج (پولیو) کا علاج بھی بفضلہ کامیابی سے کیا جاتا ہے۔ حکیم محمد احسن خان معالج امراض مستورات و دیگر امراض دیرینہ۔

بشارت منزل ۲۴/۲۵ دارالرحمت شرقی ب۔ ربوہ

ہر قسم کا سامان ٹائلٹس و بھی بازاروں پر سستے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۳۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ و زکام

مردوں اور عورتوں کے خاص امراض۔

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۴

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۳۰ روپے **نُورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۸**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اِعلان

ملک میں بجلی کی قلت ہے اور حکومت کی طرف اِس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ بجلی کے استعمال میں کفایت سے کام لیا جائے۔ آئندہ چند دنوں میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی آمد شروع ہو جائے گی اور ربوہ کی بجلی کی ضرورت پہلے سے کئی گنا بڑھ جائے گی۔ گھروں میں بھی، اداروں میں بھی اور جلسہ سالانہ کے انتظامات مثلاً لنگروں وغیرہ میں بھی۔

اِن امور کے پیشِ نظر اہالیانِ ربوہ اور مہمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ بجلی کے استعمال میں ہر ممکن احتیاط کریں۔ اِس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے:۔

۱۔ بلا ضرورت کوئی بلب جلتا نہ رہے۔
۲۔ کم از کم بلب جلائے جائیں۔ جہاں ایک بلب سے کام چل سکتا ہو وہاں دوسرا بلب ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔
۳۔ گھروں، دکانوں اور اداروں میں ۶۰ واٹ سے بڑے بلب استعمال نہ کئے جائیں بلکہ ۴۰ واٹ کے بلبوں سے گزارہ کرنے کی کوشش کی جائے۔
۴۔ ہیٹر کے استعمال سے مکمل اجتناب کیا جائے اس کی بجائے کوئلے یا لکڑی کا استعمال کریں۔
۵۔ آرائشی روشنیاں نہ لگائی جائیں۔
۶۔ بجلی بند ہونے کی صورت میں گھروں میں لالٹینوں اور موم بتی کا انتظام پہلے سے کر لیا جائے۔
۷۔ دکان دار احباب فروخت کے لئے مٹی کا تیل اور موم بتی کا وافر سٹاک رکھیں۔
۸۔ دکان دار دکانوں کے لئے حتی الوسع گیس لیمپ مہیا کریں۔
۹۔ ربوہ اور اردگرد کے ٹیوب ویل غیر ضروری طور پر استعمال نہ کئے جائیں۔
۱۰۔ جلسہ پر آنے والے احباب اپنے ساتھ ٹارچ لیتے آئیں۔

(بشیر احمد خاں ناظم روشنی جلسہ سالانہ)

ضروری تحریک

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے ایّام میں فضلِ عمر ہسپتال میں مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آجکل کی خشک سالی کے پیشِ نظر بیماریاں اور بھی زیادہ ہیں۔ مریضوں کی بھاری تعداد کے مدّنظر ہسپتال کے ڈاکٹر کافی نہیں لہذا خاکسار احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں تحریک کرتا ہے کہ وہ جلسہ کے ایّام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ زیادہ رش ۲۵ر دسمبر تا ۲۹ر دسمبر ہوتا ہے لہذا ان ایّام کے لئے ڈاکٹر صاحبان ضرور اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ احمدی سرجن ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی خدمت میں خاص طور پر گزارش ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۳۵۳ ہش ۱۹۷۴ء

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ر فتح ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۶۔۲۷۔۲۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس الٰہی جلسہ میں شامل ہوں اور پورے عزم و تعہد کے ساتھ اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر)

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کے لئے
نیز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں خریدنے کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالسلام، عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گول بازار ربوہ
فون ۵۵۰

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کی مایۂ ناز ادویہ
دوائی فضلِ الٰہی:۔ نرینہ اولاد کے لئے۔
زود جامِ عشق:۔ اعصاب پٹھوں اور مردانہ قوت کا جنرل ٹانک۔
حبوبِ اٹھرا:۔ مرضِ اٹھرا کا کامیاب علاج
اکسیر شباب:۔ صحت و قوت کو ہمکنار رکھنے میں لاجواب۔
معجون فلاسفہ:۔ بوڑھوں کے لئے خاص تحفہ
تریاقِ کبیر:۔ ہر گھر میں اس کا ہونا وقتی ڈاکٹر سے کم نہیں۔
سرمہ ممیرا خاص:۔ آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے بے نظیر سرمہ۔
فہرست ادویات مفت حاصل کریں

قاعدہ یسّرنا القرآن مصنفہ پیر منظور محمد صاحب
اِس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں
ھدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ پچاس پیسے، قاعدہ خورد پچھتر پیسے۔ تاجروں کے لئے معقول کمیشن
ملنے کا پتہ مکتبہ یسّرنا القرآن ربوہ

ہومیوپیتھک و بایوکیمک خالص ادویات
جرمن و پاکستانی ہر قسم اور ہر طاقت میں ۲۰۰۔۳۰۔۳۔۱X ۱۰ لاکھ تا ۵۰ لاکھ اور معلوماتی ہومیوپیتھک کتب تھوک و پرچون لاہور اور کراچی کے نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے رحمت بازار میں تشریف لائیں۔
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے
کیلئے
نذیری سٹال
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں

معیاری تصاویر
کیلئے
میموریل فوٹو سروس
گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سوتی و ریشمی کپڑے کی معیاری دکان احمد کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۶۸